e-Contents

Presented by Dr. Zarnigar Yasmeen,
Maulana Mazharul Haque Arabic & Persian University,
Patna
Email:zarnigaryasmeen@gmail.com

کلیم عاجز: احوال و آثار

(مسلسل.................)

(د)　اہم تصنیفات وتالیفات

۱۔ پہلی کتاب ''مجلس ادب'' (یادگار شعری محفلوں کی روداد)، پہلی بار ۱۹۶۰ء، دوسرا ایڈیشن ۲۰۰۳ء

۲۔ پہلا شعری مجموعہ ''وہ جو شاعری کا سبب ہوا'' (پہلا ایڈیشن ۱۹۷۶ء)، دوسرا ایڈیشن ۱۹۸۰ء، تیسرا ایڈیشن ۲۰۱۰ء

اس مجموعہ کے ابتداء میں اپنی مختصر خودنوشت بھی شریک اشاعت کی ہے، جو بعد میں اپنی مختصر خودنوشت بھی شریک اشاعت کی ہے جو بعد میں الگ کتابی صورت میں ''جہاں خوشبو ہی خوشبو تھی'' کے عنوان سے شائع ہوئی۔

۳۔ جہاں خوشبو ہی خوشبو تھی (خودنوشت) پہلا ایڈیشن ۱۹۸۲ء، دوسرا ایڈیشن ۲۰۰۵ء۔

۴۔ یہاں سے کعبہ، کعبہ سے مدینہ (سفرنامہ حج) ۱۹۸۱ء، انہوں نے پہلا حج ۱۹۶۶ء میں کیا تھا۔ ۱۹۸۷ء میں دوسری بار۔

۵۔ ایک دیس ایک بدیسی (سفرنامہ امریکہ) پہلا ایڈیشن ۱۹۸۱ء، دوسرا ایڈیشن ۲۰۱۲ء

۶۔ جب فصل بہاراں آئی تھی (مجموعہ غزلیات)، ۱۹۹۰ء

۷۔ ابھی سن لو مجھ سے (خودنوشت) ۱۹۹۲ء

۸۔ بہار میں اردو شاعری کا ارتقاء (پی ایچ ڈی کا مقالہ)، ۱۹۹۸ء

۹۔ کوچۂ جاناں جاناں (نظموں کا مجموعہ) ۲۰۰۲ء

۱۰۔ وہ جو شاعری کا سبب ہوا (ہندی میں مجموعہ غزلیات)، ۲۰۰۳ء

۱۱۔ میری زبان میرا قلم (دو جلدوں میں مضامین کا مجموعہ)، ۲۰۰۵ء

۱۲۔ پھر ایسا نظارہ نہیں ہوگا (ابتدائی غزلوں اور نظموں کا مجموعہ)، ۲۰۰۸ء

(ہ) عہد اور معاصرین:

کلیم عاجز کا عہد اس اعتبار سے صحیح معنوں میں عبوری تھا کہ اس میں بہت ساری ادبی اور تہذیبی تبدیلیاں رونما ہو رہی تھیں۔ پہلی جنگ عظیم (۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء) تو خیر ان کی پیدائش کے پہلے ختم ہو چکی تھی مگر دوسری جنگ عظیم (۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۵ء) کے اثرات ہندوستانی معاشرے پر جس طرح مرتب ہوئے تھے ان کا سامنا کلیم عاجز کو بھی کرنا پڑا۔ نہ صرف شہروں کو بلکہ بہار کے دیہاتوں کو بھی آزادی ہند کے دوران جس طرح کے فرقہ وارانہ فسادات کا سامنا ہوا وہ کلیم عاجز کی نہ صرف ذاتی زندگی بلکہ معاشرتی زندگی کو بھی متاثر کرتے رہے۔ رواداری، آپسی محبت، بھائی چارگی بلکہ انسانی ہمدردی کے جذبات بھی کم سے کم تر ہوتے گئے۔ دوسری طرف ہجرت کا سلسلہ شروع ہوا اور کھاتے پیتے خوشحال گھرانوں کو بھی معاشی بدحالی یا کم از کم تنگ دستی کا شکار ہونا پڑا۔ یہ تمام تبدیلیاں ایک ساتھ مل کر جس معاشرے کو جنم دے رہی تھیں ان ہی میں کلیم عاجز کا ذہن پرورش پاتا رہا۔ اس طرح جس شخصیت کی تعمیر ہوئی اس میں احساس زیاں کے ساتھ ساتھ ایک بہتر معاشرے کی تعمیر کا خواب بھی موجود تھا۔ ان امور کے اثرات ان کی شاعری پر بھی مرتب ہوئے۔

جہاں تک ان کے ادبی معاصرین کا تعلق ہے، ان میں کلیم الدین احمد، قاضی عبدالودود اور علامہ جمیل مظہری جیسے اہم نام شامل ہیں۔ پٹنہ یونیورسٹی میں انہیں پروفیسر اختر اورینوی، پروفیسر سید حسن عسکری اور پروفیسر محمد محسن جیسے نامور اساتذہ اور ادباء کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ مشاعروں کے توسط سے انہیں بعض اہم شعراء مثلاً فراق گورکھپوری، نشور واحدی، خمار بارہ بنکوی اور جگن ناتھ آزاد سے تبادلۂ خیال کا موقع حاصل ہوا۔ کلیم عاجز کی شخصیت پر ان تمام معاصرین کے اثرات پڑے مگر مجموعی طور پر ان کی شخصیت سبھوں سے منفرد اور دلکش رنگوں سے مزین ہے۔

(ہ) کلیم عاجز کی شخصیت:

کلیم عاجز بے حد سادہ مگر رکھ رکھاؤ والی اور وضع دار شخصیت کے مالک تھے۔ انہوں نے پوری زندگی اپنے درد و غم کی دولت سنبھال کر رکھی اور اس سے قوتِ اظہار بھی حاصل کرتے رہے مگر کبھی منفی سوچ کے حامل نہیں رہے۔ ظاہری طور پر بھی وہ سیدھے سادے لباس میں نظر آتے۔ کُرتا، پاجامہ اور ٹوپی یا موسم کی مناسبت سے شیروانی اور بنڈی پہنتے رہے۔ بات چیت بہت احتیاط سے کرتے۔ خاموش طبیعت تھے اس لیے بعض لوگوں کو تنگ مزاجی کا گمان ہوتا تھا مگر بہت اخلاق مند تھے اور بھلائی کے کاموں میں ہمیشہ دلچسپی لیتے رہے۔ طبیعت میں خاکساری بھی تھی اس لیے بہت دنوں تک اپنے کلام کی اشاعت سے بے پروا رہے۔ مذہبی امور میں ہمیشہ مشغول رہے۔ مجموعی طور پر وہ ایک دل پذیر شخصیت کے مالک تھے۔

—ڈاکٹر زرنگار یاسمین

❁❁❁